پروفیسر عبدالماجد *

ایک غلطی کی اصلاح

پاکستان ٹیلی ویژن پر چند روز قبل مورخہ 3 نومبر 2000ء بروز جمعہ فہم القرآن کے نام سے ایک پروگرام میں جو پشاور سنٹر سے پیش کیا جارہا تھا ایک ڈاکٹر صاحب (ڈاکٹر معراج الاسلام ضیاء) نے قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہوئے یہ کہا کہ قرآن میں جہاں زمین و آسمان کی پیدائش کا ذکر ہے وہاں "سواء" کا لفظ آیا ہے اور اس کا معنی ہے "برابر" "ایک جیسے" یعنی اللہ تعالیٰ نے پورے چھ دنوں میں (یعنی چھ برابر دنوں میں جو ایک دوسرے سے نہ کم تھے نہ زیادہ) بلکہ برابر تھے مراد ہے۔

اصل میں ڈاکٹر معراج الاسلام صاحب چوبیسویں پارے میں سورہ حم السجدہ کی آیت ۱۰ کا حوالہ دے رہے تھے جس میں اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی تخلیق کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں' ارشاد ربانی ہے۔

قل ائنکم لتکفرون بالذی خلق الارض فی یومین و تجعلون له انداداً ذالك رب العلمینo وجعل فیها رواسی من فوقها و بارك فیها وقدر فیها اقواتها فی اربعة ایام سواء للسائلین۔ ان دو آیات کا ترجمہ یوں ہے

"آپ کہہ دیجئے کیا تم اللہ کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی' سارے جہان کا پروردگار وہی ہے۔ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں کی) غذائیں بھی تجویز کر دیں (صرف) چار دنوں میں' ضرورت مندوں کے لئے یکساں طور پر"

یہاں ڈاکٹر صاحب ذرا غور کرتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ لفظ سواء کا تعلق یہاں اپنے ماقبل سے نہیں بلکہ اپنے مابعد کے یعنی السائلین کیساتھ ہے۔ یعنی پوچھنے والوں کیلئے جوبات وہ پوچھنا چاہتے تھے وہ پوری ہوئی۔

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ سواء کا مفہوم یہ مراد لیتے ہیں:

"یعنی زمین پر بسنے والوں کی خوراکیں خاص اندازہ اور حکمت سے زمین کے اندر رکھ دیں۔ چنانچہ ہر اقلیم اور ہر ملک میں وہاں کے باشندوں کی طبائع اور ضروریات کے مطابق خوراکیں مہیا کر دیں۔ یعنی یہ سب کام

* ماڑی خان خیل، تحصیل و ضلع مانسہرہ

چار دنوں میں ہوا۔ دو روز میں زمین پیدا کی گئی اور دو روز میں اس کے متعلقات کا بندوبست ہوا۔ جو پوچھے یا جو پوچھنے کا ارادہ رکھتا ہے اسے بتلادو کہ یہ سب ملکر چار دن ہوئے بدون کسر اور کمی بیشی کے۔

حضرت شاہ رفیع الدین صاحب لکھتے ہیں :

"یعنی پوچھنے والوں کا جواب پورا ہوا"

عبداللہ یوسف علی لکھتے ہیں :

"Sailin" may mean either (i) those who seek or (ii) those who ask or inquire. If the former meaning is adopted, the clause means that everything is apportioned to the needs and appetites of God's creatures. If the lather, it means that the needs of inquirers are sufficiently met by what is started here.

انکے مطابق بھی سواء کا معنی یہ ہے کہ پوچھنے والوں کے سوال کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ بات بیان کر دینا کافی ہے۔ مولانا مفتی محمد شفیع معارف القرآن ج ۷ ص ۶۳۷ پر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

"معنی یہ ہیں یہ سب تخلیقات عظیم ٹھیک چار دنوں میں ہوئی ہیں بعض مفسرین ابن زید وغیرہ نے للسائلین کا تعلق جملہ قدر فیھا اقواتھا کے ساتھ قرار دیا ہے اور سائلین کے معنی طالبین و محتاجین کے لئے ہیں اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ نے جو مختلف اجناس و اقسام کی اقوات و ضروریات پیدا فرمائی ہیں یہ ان لوگوں کے فائدے کے لئے ہیں جو ان کے طالب اور حاجت مند ہیں اور چونکہ طالب و محتاج عادتاً سوال کیا کرتا ہے اس لئے اس کو سائلین کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔

مولانا عبدالماجد دریا آبادی "سواء" کا معنی کرتے ہیں۔

"Complete, this for the inquirers. The import of (سواء) in the context is that God created all these things in so many entire and complete days"

تفسیر مظہری میں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ ج ۱۵ میں آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

سواء یعنی ٹھیک چار دنوں میں یعنی جو لوگ دریافت کریں کہ زمین اور کائنات کی تخلیق کتنی مدت میں ہوئی تو ان کے لے یہ پوری گنتی بیان کر دی۔ یا اس کا تعلق قدر محذوف سے ہے یعنی طلب گاروں کے لئے زمین میں یہ روزی چار دنوں میں بنادی گئی۔

اس آیت کے آگے آسمان کی پیدائش کا ذکر دو دنوں میں کیا ہے یعنی کل چھ دنوں میں زمین و آسمانوں کو پیدا کیا۔ اب معلوم نہیں ڈاکٹر صاحب نے سواء کا ترجمہ و مفہوم کہاں سے "ایک جیسے" بیان کیا ہے۔ اگرچہ ہم

بھی یہی کہتے ہیں کہ ان دنوں سے مراد یہ چوبیس گھنٹے کے دن مراد نہیں ہیں۔

کیونکہ علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کے مطابق اس وقت چونکہ سورج وغیرہ کا نظام نہیں تھا اس لئے یہ دن مراد نہیں ہو سکتے۔ ہم بھی یہی کہتے ہیں اور جدید سائنس دان بھی یہی کہتے ہیں کہ دنوں سے مراد کافی لمبا عرصہ ہے۔ ڈاکٹر موریسن لیکائے کے مطابق :

Days mean in reality , very long periods, or Ages, or Aeons.

وہ ہزار سال بھی ہو سکتا ہے اور لاکھوں، کروڑوں اور اربوں سال بھی (واللہ اعلم)

لیکن کسی مفسر نے یہ نہیں لکھا کہ قرآن میں سواء کا ترجمہ یہ ہے کہ دن برابر برابر تھے۔ ویسے سائنسی طور پر جب "periods of time" مراد لیتے ہیں تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ چھ ادوار برابر تھے یا ہو سکتے ہیں لیکن قرآن میں سواء کا جو لفظ آیا ہے اس سے ڈاکٹر معراج الاسلام والا 'برابر' مراد نہیں۔ اگر ان کے علم میں ہے کہ کسی مستند مفسر نے یہ لکھا ہے تو پھر وہ ہمارے علم میں لائیں ہم ان کے شکر گزار ہونگے۔

لیکن اگر یہ بات نہیں تو خدارا جب قرآن کی تفسیر بیان کریں تو پورا مطالعہ کر کے آئیں تاکہ ہزاروں لاکھوں لوگ اس غلط تفسیر سے غلط رہنمائی حاصل نہ کریں۔

مجھے چونکہ ڈاکٹر معراج الاسلام صاحب کا ایڈریس معلوم نہیں اس لئے دینی رسائل کے ذریعے ان کے علم میں یہ بات لا رہا ہوں تاکہ آئندہ غلطی نہ ہو۔ کوئی علمیت جتلانا مقصود نہیں اگر وہ یہ پڑھیں تو اپنی غلطی سے رجوع کا اظہار کر دیں تو بہتر ہے۔

مدیر الحق کی طرف سے اظہار تشکر

راقم اور تمام اہل خانہ ان تمام مشائخ و علماء اور مخلص قارئین کا تہہ دل سے ممنون ہے کہ انہوں نے میرے عقد نکاح کے سلسلے میں تہنیتی پیغامات، مبارکباد کے خطوط اور ٹیلیفون کے ذریعے اپنی محبت و خلوص کا اظہار فرمایا اور اپنی دعاؤں میں مجھے یاد کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو دنیا و آخرت کی خوشیوں اور مسرتوں سے نوازے (آمین) .... راشد الحق سمیع